سوال

(7) مسئلہ رضاعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے منہ کو ہندو اپنے پستان سے پکڑوا کر فی الفور زید کے منہ کو چھڑوادی اس عرصہ میں زید کو دودھ چوسنے کی نوبت ایک دفعہ یا دو دفعہ شاید ہی ملی ہو۔ آیا اس قدر دودھ کے چوسنے سے ہندو زید کی دودھ ماں 'اور اس کی لڑکی زید کی دودھ بہن ہو سکتی ہے یا نہیں ۔ جو حکم شرع کا بیان فرمادیں : بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم : صورت مسئول عنہا میں صحیح مذہب کے اعتبار سے ہندو زید کی دودھ ماں شرعی طور پر نہیں ہو سکتی ہے اور نہ اس کی لڑکی زید کے حق میں دودھ بہن ہو سکتی ہے ۔ چنانچہ تفسیر فتح البیان میں ہے ۔

وامہات الرضاعة مطلق مقید بما ورد فی السنة من کون الرضاعة فی الحولین الا فی مثل قصة ارضاع سالم مولی ابی حذیفة وظاہر القرآن انہ یثبت حکم الرضاع بما یصدق علیہ مسمی الرضاع لغة وشرعا ولکنہ قد ورد تقییہ بخمس رضعات فی احادیث صحیحة عن جماعة من الصحابہ۔

اور بلوغ المرام میں ہے : وعنہا قالت کان فیما انزل من القران عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فیما یقرا من القرآن ورواہ مسلم۔اور سنن ابی داؤد میں ہے سالم رضی اللہ عنہ میں ہے سالم کے قصے میں : فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ فارضعتہ خمس رضعات وکان بمنزلة ولدہا من الرضاعة فبذلک کانت عائشہ رضی اللہ عنہا تامر بنات اخوتہا وبنات اخواتہا ان یرضعن من احبت عائشة ان یراہا ویدخل علیہا وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیہا

اور سبل السلام میں تحت میں حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے ہے : والعمل بحدیث الباب ہذا الاعذر عنہ ' ولذلک اخترنا العمل بہ فیما سلف

اور کشاف القناع معتبر کتاب فقہ حنبلیہ میں ہے : ان یرجع خمس رضعات فصاعداً وہو قول عائشہ وابن مسعود وابن زبیر وغیرہم لام روت عائشہ قالت کان فیما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس رضعات معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک۔رواہ مسلم ' وروي مالک عن الزہري عن عروة عن عائشة عن سہلة بنت سہیل : ارضعی سالما خمس رضعات۔انتہی قولہ یقول کاتب الحروف عفی عنہ : وقع فی الموطا من نسخة المصوري ارضعیہ خمس رضعات یحرم وفی مسند الشافعی : اخبرنا عن ابن شہاب عن عروة بن الزبیر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر سہلة بنت سہیل ان ترضع سالما خمس رضعات فتحرم بہن

اور فتح الباری میں ہے ۔ وحدیث الخمس جاء من طرق صحیحۃ

اور روضۃ الندریۃ شرح الدراء البہیۃ میں ہے : باب الرضاع انما یثبت حکمۃ بخمس رضعات لحدیث عائشۃ عند مسلم وغیرہ انہا قلت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس رضعات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہن فیما یقرا من القرآن وللحدیث طرق تابتہ فی الصحیح ولایخافہ حدیث عائشۃان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتحرم المصۃ ولا المصتان اخرجہ احمد ومسلم وابل السنن وکذلک حدیث ام الفضل عند مسلم وغیرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لاتحرم الرضعۃ ولاالرضعتان والمصۃ والمصتان وفی لفظ : لاتحرم الا ملاجۃ ولا الاملاجتان ' واخرج یخزہ احمد والنسائی والترمذي من حدیث عبداللہ بن الزبیر لان غایۃ مافی ہذہ الاحادیث منطوقا وھولایخاف حدیث حدیث الخمس الرضعات لانہاتدل علی ان مادون الخمس لایحرم واما معنی ہذہ الاحادیث مفھوماً وہوانہ یحرم مازاد علی الرضعۃ والرضعتین فدفوع بحدیث الخمس وہی مشتملۃ علی زیادۃ فوجب قبولہا والعمل بہا ولاسیما عند قول من یقول ان بناء الفعل علی المنکریفید التخصیص

اور صحیح مسلم کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہما کے تحت میں مسلک المختام میں ہے : وور نیل الاوطار نیز ترجیح مفاد حدیث باب کردہ 'وازایرات مخالفین اجوبہ شافیہ گفتہ ۔ ومحرر سطور تمام این بحث ورسالہ افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ نوشتہ فلیراجع

اس مقام پر بعض اشخاص کا اعتراض بیبی عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت بالا پر اس طرح ہے کہ اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں ۔ "فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہوفیما یقرا" حالانکہ قرآن مجید میں اس قسم کے الفاظ نہیں پائے جاتے ہیں ۔ سوجواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ : والنسخ ثلاثۃانواع : احدہا ما نسخ حکمۃ وتلاوتہ ' والثانی ما نسخت تلاوتہ دون حکمۃ الخمس مرضعات۔وکا شیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجوہما الخ ہکذا فی شرح صحیح مسلم للنواوي وعون المعبود شرح سنن ابی داود للعلامۃ الفہامۃ شیخنا عظیم آبادي دام فیضہ

وفی سبل السلام شرح بلوغ المرام : وہذا من نسخ التلاوتہ دون الحکم الخ

وفی الروضۃ الندیۃ شرح الدرر البہیۃ للعلامۃ البھوبالی المرحوم' ویجوز بقاء الحکم مع نسخ التلاوۃ کالرجم فی زنا محصنہ باق مع ارتفاع التلاوۃ فی القرآن
وفی زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم : وغایۃ الامر انہ قرآن نسخ لفظہ وبقی حکمہ فیکون لہ حکم قولہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہا" مما اکتفی بنقلہ احاد وحکمہ ثابت' وبہذا معا الاجواب عنہ
وفی حصول المامول من علم الاصول للعلامۃ البھوبالی المرحوم : الرابع ما نسخ خمہ ورسمہ ونسخ رسم الناسخ وبقی حکمہ کما ثبت فی الصحیح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان فیما انزل عشر رضعات متتابعات یحرمن فنسخ بخمس رضعات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہن فیما یقرئ من القرآن قال البیہقی : فالعشر مما نسخ رسمہ وحکمہ والخمس نسخ رسمہ وبقی حکمہ بدلیل ان الصحابۃ حین جمعوا القرآن لم یثبتوہا رسما وحکمہا باق عندہم الخ

خلاصہ ان سب باتوں کا یہ ہے کہ شرعا رضاعت نہیں ثابت ہوتی ہے بدون خمس رضعات معلومہ کے ،اب جاننا چاہیے رضعات جمع رضعۃ کی ہے اور محدث لوگ رضعہ سے کون سے معنی مراد لیتے ہیں ۔ روضۃ الندیہ میں ہے : والرضعۃ ہی ان یاخذ الصبی الثدي فیمتص منہ ثم یستمر علی ذلک حتی یترکہ باختیار لغیر عارض

اور نیل الاوطار میں ہے : قولہ الرضعۃ ہی المراۃ من الرضاع کفرہ وجلس واکلۃ فمتی التقم الصبی الثدي فامتص ثم ترکہ باختیار لغیر عارض کان ذلک رضعۃ

اور کشاف القناع میں ہے : لان الشرع وردبہا مطلقا ولم یحدہا بزمن ولا مقدار فدل علی انہ ردہم الی العرف فاذا ارتضع ثم قطع باختیارہ او قطع علیہ فہی رضعۃ (وایضا فیہ) وان حلب فی اناء خمس حلبات فی خمس اوقات ثم سقی للطفل دفعۃ واحدۃ کانت الرضعۃ واحدۃ اعتبارا الشربہ لہ فان سقاہ جرعۃ بعد اخري متتابعہ ترضعۃ فی ظاہر قول الخرقی لان المعتبر فی الرضعۃ العرف وہم لایعدون ہذا ارضعات

اور قریب قریب اسی کے شرح المنتہی فقہ حنبلیہ میں ہے : وفی زاد المعاد لہدي خیر العباد للامام ابن القیم : الرضعۃ فعلۃ من الرضاع فہی مرۃ بلاشک کفر وجلسہ واکلۃ ' فمتی التقم الثدي فامتص منہ مرۃ بلاشک کفر بتہ وجلسۃ واکلۃ ' فمتی التقم الثدي فامتص منہ ثم ترکہ باختیارہ من غیر عارض کان ذلک رضعۃ ' لان الشرع ورد بذلک مطلقا فحمل علی العرف والعرف ہذا '

والقطع العارض لتنفس اوستراحة يسيره اولشئ يلهيه ثم يعود عن قريب لايخرجه عن كونه رضعته لواحدة كما ان الاكل اذا قطع اكلته بذلك ثم عاد عن قريب لم يكن ذلك اكلتين بل واحدة هذا مذهب الشافعي رحمة الله (واليف ديه) واما مذهب الامام فقال صاحب المغني اذا قطع قطعاً يسيرا باختيار كان ذلك رضعته فان عاد كان رضعته اخري

اور سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے : فامتى التقم الصبى الثدي وامتص منه ثم ترك ذلك باختياره من غير عارض كان ذلك رضعته والقطع العارض كنفس واستراحة يسيره ولشئ يلهيه ثم يعود من قريب لايخرجها عن كونها رضعته واحدة كما ان الاكل اذا قطع اكله بذلك ثم عاد من قريب كان ذلك رضعته واحدة وهذا مذهب الشافعي وفي تحقيق الرضعته بواحدة وهو موافق للغته' فاذا حصلت خمس رضعات على هذه الصفته حرمت۔

اور مسک الختام میں شرح بلوغ المرام میں ہے : حقیقۃ الرضعہ یک بار نوشیدن است مشتق از رضاع ۔ ہمچو ضربۃ از ضرب وجلسۃ از جلس ۔ پس چوں کودک پستان رادر دہن گرفتہ وشیر مکیدہ باختیار خود بے عارض بگذاشت ایں یک رضعہ باشد وقطع بعارض مثل تنفس یا استراحت یسیر یا غفلت بچیزے 'دعود عنقریب خارج نمی کند اورا زبون رضعتہ واحدہ چنانکہ آکل اگر اکل را بایں چیزہا قطع کردہ باز خوردن گیر ایں یک اکلہ باشد واین مذہب شافعی است در تحقیق رضعہ واحدہ وایں موافق لغت است ۔ وچوں پنج رضعہ بریں صفت حاصل شود حرام گردانند رضیع را۔

خلاصہ ان عبارتوں کا یہ ہے کہ رضعت کے جو معنی محدث لوگ نے بیان کیے ہیں اسی طرح سے جب تک پانچ دفعہ رضعات ثابت نہ ہوں گی ۔ اس وقت تک زید کی ہندہ دودھ ماں نہ ہوگی اور نہ ہندہ لڑکی زید کے لیے حرام ہوگی بلکہ نکاح درست ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص107

محدث فتویٰ